مصارفِ زکوٰۃ

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلۡفُقَرَآءِ وَ الۡمَسٰکِیۡنِ وَ الۡعٰمِلِیۡنَ عَلَیۡهَا وَ الۡمُؤَلَّفَةِ قُلُوۡبُهُمۡ وَ فِی الرِّقَابِ وَ الۡغٰرِمِیۡنَ وَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ وَ ابۡنِ السَّبِیۡلِ ؕ فَرِیۡضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ۝

صدقات تو دراصل حق ہے فقیروں کا، مسکینوں کا، اوران اہل کاروں کا جو صدقات کی وصولی پر مقرر ہوتے ہیں، اوران کا جن کی دلداری مقصود ہے، نیز اُنہیں غلاموں کو آزاد کرانے میں، اور قرض داروں کے قرضے ادا کرنے میں، اور اللہ کے راستہ میں، اور مسافروں کی مدد میں خرچ کیا جائے، یہ ایک فریضہ ہے اللہ کی طرف سے! اور اللہ علم کا بھی مالک ہے حکمت کا بھی مالک۔

قرآن حکیم میں مصارفِ زکوٰۃ آٹھ ہیں:

۱۔ **فقراء:** جن کے پاس کچھ نہ ہو۔

۲۔ **مساکین:** جن کو بقدرِ حاجت میسر نہ ہو۔

۳۔ **عاملین:** جو اسلامی حکومت کی طرف سے تحصیل زکوٰۃ وصدقات وغیرہ کے کاموں پر مامور ہوں۔

۴۔ **مؤلفۃ القلوب:** وہ غیر مسلم جن کی دلجوئی کرنا منظور ہے (مگر اکثر فقہاءِ کرامؒ کے نزدیک حضور ﷺ کی وفات کے بعد یہ مد نہیں رہی)۔

۵۔ **رِقاب:** آج کل مسلم قیدیوں کو چھڑانے میں بھی زکوٰۃ دی جاسکتی ہے۔

۶۔ **غارمین:** جن پر کوئی حادثہ پڑا جس سے وہ مقروض ہو گئے یا کسی کی ضمانت وغیرہ کے بار (بوجھ) میں دب گئے۔

۷۔ **سبیل اللہ:** "اللہ کے راستہ" میں جانے والوں کی اعانت کرنا۔

۸۔ **ابن السبیل:** مسافر جو حالت سفر میں مالک نصاب نہ ہو؛ اگرچہ گھر پر دولت رکھتا ہو۔

البتہ ان تمام صورتوں میں تملیک (مالک بنانا) ضروری ہے اور فقر (محتاج ہونا) شرط ہے۔!

(زکوٰۃ وصدقاتِ واجبہ کے مسائل کی تفصیل کتب فقہ وفتاویٰ میں مذکور ہے، اہل علم وفہم اس کا مطالعہ کرسکتے ہیں!)

ناشر

مجلس ترجمانِ حق آگرہ